رپورٹ

مجلس قائمہ نمبر 05 برائے محکمہ زراعت

جناب عبدالسلام صاحب، رُکن صوبائی اسمبلی / چیئرپرسن

CamScanner

خلاصہ

از خود نوٹس برائے:۔ صوبہ (خیبر پختونخوا) میں زرعی زمینوں پر غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائیٹیوں کی تعمیرات کی روک تھام کیلئے اقدامات جو کہ مورخہ 23اپریل 2025 کو مذکورہ مجلس قائمہ کو حوالہ کیا گیا تھا جس کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جاتی ہے۔

ٹرمز آف ریفرنس

خیبر پختونخوا میں زرعی زمینوں پر غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائیٹیوں اور دیگر تعمیرات کی روک تھام کیلئے اقدامات۔

سفارش

i. زرعی زمینوں پر قبضہ اور انہیں ہاؤسنگ سکیموں میں تبدیل کرنے کے خلاف سخت قانون سازی کی جائے اور بھاری جرمانے نافذ کیے جائیں۔

ii. زرعی زمینوں پر بننے والی غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائیٹیوں کی بروقت شناخت اور روک تھام کے لیے ایک خصوصی ٹاسک فورس تشکیل دی جائے جو مقامی و ضلعی انتظامیہ سمیت متعلقہ محکموں کے ساتھ قریبی تعاون کرے۔

iii. زرعی زمین کے تحفظ کے لیے ڈیجیٹل لیز اور زمین کی رجسٹریشن کے نظام کو فعال بنایا جائے تاکہ غیر قانونی قبضوں اور غیر قانونی رجسٹریشن سے بچا جاسکے۔

iv. عوامی آگاہی مہمات کے ذریعے لوگوں کو زرعی زمینوں پر غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائیٹیوں کے نقصانات اور صوبے کو غذائی ضروریات میں کمی کے خدشات سے آگاہ کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے پرنٹ میڈیا، سوشل میڈیا اور اخباری اشتہارات کا بھرپور استعمال کیا جائے۔

v. صوبائی حکومت قانونی سازی کے ذریعے محکمہ آبی وسائل (برائے واپڈا) اور وزارت توانائی (پٹرولیم ڈویژن) (برائے گیس) کو پابند بنائے کہ وہ غیر قانونی سوسائیٹیوں کو بجلی اور گیس کے کنکشن نہ دیں اور خلاف ورزی کی صورت میں مذکورہ محکموں کے خلاف صوبائی حکومت قانونی کارروائی عمل میں لائے۔

vi. زرعی زمین کے تحفظ کے لئے ہاؤسنگ سوسائیٹیوں اور دیگر تعمیرات کے لئے NOCs جاری کرنے کا اختیار محکمہ زراعت کو دیا جائے۔

CamScanner

کمیٹی ممبران

1۔ جناب عبدالسلام صاحب، رُکن صوبائی اسمبلی	چیئرپرسن
2۔ مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر صاحب، رُکن صوبائی اسمبلی	رُکن
3۔ جناب شیر علی آفریدی صاحب، رُکن صوبائی اسمبلی	رُکن
4۔ جناب اکرام اللہ صاحب، رُکن صوبائی اسمبلی	رُکن
5۔ جناب فضل الٰہی صاحب، رُکن صوبائی اسمبلی	رُکن
6۔ جناب شرافت علی صاحب، رُکن صوبائی اسمبلی	رُکن
7۔ جناب ذرشاد خان صاحب، رُکن صوبائی اسمبلی	رُکن
8۔ جناب خالد خان صاحب، رُکن صوبائی اسمبلی	رُکن
9۔ جناب جوہر علی صاحب، رُکن صوبائی اسمبلی	رُکن
10۔ جناب محمد نثار صاحب، رُکن صوبائی اسمبلی	رُکن

صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ سٹاف

1۔ جناب جہانزیب خان صاحب،	ڈپٹی سیکرٹری، صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا، سیکرٹری ٹو کمیٹی
2۔ جناب عامر خان صاحب،	اسسٹنٹ سیکرٹری، صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا، معاون سٹاف

CamScanner

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

رپورٹ

مجلس قائمہ نمبر 05 برائے محکمہ زراعت

میں چیئرپرسن مجلس قائمہ نمبر 05 برائے محکمہ زراعت از خود نوٹس:۔ خیبر پختونخوا میں زرعی زمینوں پر قانونی اور غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور دیگر تعمیرات کی روک تھام کیلئے اقدامات، جو کہ مورخہ 23 اپریل 2025 کو مذکورہ مجلس قائمہ کو حوالہ کیا گیا تھا، پر کمیٹی کی جانب سے رپورٹ پیش کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔

2۔ کمیٹی نے اس ضمن میں چار اجلاس بالترتیب 23 اپریل 2025، 28 جولائی 2025، 29 اگست 2025 اور 17 دسمبر 2025 کو منعقدہ اجلاسوں میں غور کیا جن میں درج ذیل اراکین صوبائی اسمبلی نے شرکت کی۔

1۔	جناب عبدالسلام صاحب،	رُکن صوبائی اسمبلی/چیئرمین
2۔	جناب فضل الٰہی صاحب،	رُکن صوبائی اسمبلی/ ممبر
3۔	جناب شیر علی آفریدی صاحب،	رُکن صوبائی اسمبلی/ ممبر
4۔	جناب اکرام اللہ صاحب،	رُکن صوبائی اسمبلی/ ممبر
5۔	مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر صاحب،	رُکن صوبائی اسمبلی/ ممبر
6۔	جناب شرافت علی صاحب،	رُکن صوبائی اسمبلی/ ممبر
7-	جناب ذرشاد خان صاحب،	رُکن صوبائی اسمبلی/ ممبر
8۔	جناب خالد خان صاحب،	رُکن صوبائی اسمبلی/ ممبر
9۔	جناب جوہر علی صاحب،	رُکن صوبائی اسمبلی/ ممبر
10۔	جناب محمد نثار صاحب،	رُکن صوبائی اسمبلی/ ممبر

خیبر پختونخوا میں زرعی زمینوں پر غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کی تعمیرات کی روک تھام کیلئے اقدامات۔

3۔ مورخہ 23 اپریل 2025 کو جناب عبدالسلام صاحب، ایم پی اے/چیئرپرسن نے مذکورہ مسئلہ کے حوالے سے کہا کہ ایک طرف حکومت بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لیے سالانہ اربوں روپے خرچ کرتی ہے جبکہ دوسری طرف لوگ صوبے کی زرعی زمینوں پر غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیاں قائم کر رہے ہیں۔انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ اگر یہ صورتحال برقرار

CamScanner

رہی تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ صوبہ غذائی اشیاء کی درآمدات پر کھربوں روپے خرچ کرنے پر مجبور ہو جائے گا جس کے نتیجے میں صوبے میں ترقیاتی کام کرنا ناممکن ہو جائے گا۔

4۔ انہوں نے مزید کہا کہ خیبر پختونخوا میں زرعی زمینوں پر قائم غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیاں ایک سنگین مسئلہ بن چکی ہیں جن میں سے 90 فیصد غیر رجسٹرڈ اور غیر قانونی ہیں۔ ان سوسائٹیوں کی تعمیر نے نہ صرف زرعی اراضی کو نقصان پہنچایا ہے بلکہ صوبے کی فوڈ سیکیورٹی، ماحولیاتی توازن اور شہری منصوبہ بندی کو بھی شدید خطرات لاحق کر دیے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے باعث صوبہ کے غریب عوام مالی نقصان کا شکار ہو رہے ہیں جبکہ محفوظ رہائشی ماحول کی فراہمی بھی متاثر ہو رہی ہے۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ اگر یہی صورتحال برقرار رہی تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ صوبہ غذائی اشیاء کی درآمدات پر کھربوں روپے خرچ کرنے پر مجبور ہو جائے گا جس کے نتیجے میں صوبے میں ترقیاتی کام کرنا ناممکن ہو جائے۔

5۔ اس ضمن میں جناب ثناء اللہ صاحب، ڈپٹی کمشنر ضلع پشاور نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ ضلع پشاور میں کل 156 ہاؤسنگ سوسائٹیز موجود ہیں، جن میں سے 27 قانونی ہیں جبکہ 14 ہاؤسنگ سوسائٹیز کے کیس مختلف محکموں میں زیرِ التواء ہیں۔ اس کے علاوہ 116 ہاؤسنگ سوسائٹیز نامنظور/غیر قانونی قرار دی گئی ہیں۔ انہوں نے کمیٹی کو مزید بتایا کہ ضلع پشاور میں تمام ٹی ایم ایز سے ڈیٹا اکٹھا کیا گیا ہے۔ جس کے مطابق اب تک زرعی زمینوں پر کل 81 غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیز قائم کی جا چکی ہیں۔ کئی غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیز کے دفاتر سیل کئے جا چکے ہیں اور متعدد مالکان کو نوٹسز بھی جاری ہو چکے ہیں۔

6۔ اس ضمن میں جناب واصف رحمان صاحب، ڈپٹی کمشنر ضلع مردان نے کمیٹی کو بتایا گیا کہ لینڈ یوز اینڈ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی (LUBCA) کے تحت گزشتہ ماہ ضلعی سطح پر قائم کی گئی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں کمیٹی کو ضلع مردان میں ہاؤسنگ سوسائٹیوں کی تفصیلات سے آگاہ کیا گیا۔ ضلع مردان میں ہاؤسنگ سوسائٹیوں کی کل تعداد 135 ہے جن میں منظور شدہ 53، غیر منظور شدہ/غیر قانونی 41 جبکہ 27 ہاؤسنگ سوسائٹیز زرعی زمینوں پر قائم ہیں۔ انہوں کمیٹی کو مزید بتایا کہ مذکورہ اجلاس میں ابتدائی طور پر غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیوں پر 11 کروڑ 20 لاکھ روپے کے جرمانے عائد کیے گئے ہیں۔ اگر یہ جرمانے جمع نہ کروائے گئے تو متعلقہ افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے گی۔

7۔ انہوں نے مزید کمیٹی کو بتایا کہ س کے علاوہ 12 غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیز، جو ابتدائی مراحل میں تھیں، کو سیل کیا گیا ہے۔ اگر یہ سوسائٹیز زرعی زمینوں پر قائم کی گئی ہیں تو انہیں این او سی جاری نہیں کیا جائے گا۔ تاہم اگر یہ ایسی زمین پر بنائی گئی ہیں جو ناقابلِ کاشت ہے تو بھی این او سی جاری ہونے تک ان پر کسی قسم کا کام کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ صوبائی حکومت نے تمام غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیز کو ریگولرائز کرنے کے لیے چھ ماہ کا وقت دیا ہے۔ اس دوران اگر کوئی بھی غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹی خود کو ریگولرائز نہیں کرواتی تو اس کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

CamScanner

8۔ جناب خضر حیات خان صاحب، ڈائریکٹر جنرل، لینڈ یوز اینڈ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی نے کمیٹی کو بتایا کہ ضلع پشاور میں اس وقت مجموعی طور پر 157 ہاؤسنگ سوسائٹیز موجود ہیں جن میں 27 قانونی، 116 غیر قانونی جبکہ 14 ہاؤسنگ سوسائٹیز کے کیسز زیرِ التوا ہیں۔ ضلع مردان میں کل 92 ہاؤسنگ سوسائٹیز موجود ہیں جن میں سے 25 کو این او سیز جاری ہو چکے ہیں، 5 ہاؤسنگ سوسائٹیز کے کیسز زیرِ التوا ہیں جبکہ 62 غیر قانونی ہیں۔ ضلع صوابی میں شاہ منصور ٹاؤن شپ جو کہ ایک سرکاری ہاؤسنگ سوسائٹی ہے اس کے علاوہ اس وقت ضلع صوابی میں کوئی پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹی موجود نہیں۔

9۔ انہوں نے کمیٹی کو مزید آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ ضلع پشاور میں 17 ہاؤسنگ سوسائٹیز کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے ان کی چار دیواریاں گرائی گئیں، 17 ہاؤسنگ سوسائٹیز کو سیل کیا گیا، 25 کے خلاف ایف آئی آرز درج کئے گئے ہیں جبکہ 65 غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیز کے بجلی اور گیس کے کنکشن منقطع کیے گئے۔ تاہم ضلع پشاور میں تاحال کوئی جرمانہ عائد نہیں کیا گیا۔ دوسری جانب ضلع مردان میں پانچ غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیز کی چار دیواریاں گرائی گئیں، 29 ہاؤسنگ سوسائٹیز کو سیل کیا گیا، 62 غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیز کے بجلی اور گیس کے کنکشن منقطع کیے گئے، 3 غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیز کے خلاف ایف آئی آرز درج کئے گئے جبکہ مجموعی طور پر 166 ملین روپے کے جرمانے عائد کیے گئے ہیں۔ ضلع چارسدہ میں مجموعی طور پر 71 ہاؤسنگ سوسائٹیز موجود ہیں جو کہ تمام کی تمام غیر قانونی ہیں۔ اسی طرح ضلع کوہاٹ میں منظور شدہ چار ہاؤسنگ سوسائٹیز کے علاوہ 14 ہاؤسنگ سوسائٹیز غیر قانونی ہیں۔

10۔ ڈاکٹر امبر علی خان صاحب، سیکرٹری محکمہ زراعت نے کمیٹی کو بتایا کہ سال 2017 کے اعداد و شمار کے مطابق صوبہ خیبر پختونخوا میں زیرِ کاشت زرعی زمین کا رقبہ 21 لاکھ ہیکٹر تھا۔ تاہم، غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیوں، بڑھتی ہوئی آبادی، پانی کی کمی اور اس کی غیر منصفانہ تقسیم کے باعث کئی اضلاع میں زرعی زمین متاثر ہوئی ہے۔ ندی نالوں اور نہروں پر تجاوزات نے بھی اس صورتحال کو مزید پیچیدہ بنایا ہے۔ اس کے علاوہ سیم و تھور اور زراعت کا منافع بخش نہ رہنا بھی زمین کے استعمال میں کمی کا باعث بنا۔ نتیجتاً اس وقت صوبے میں زیرِ کاشت زرعی زمین کا رقبہ کم ہو کر تقریباً 17 لاکھ ہیکٹر رہ گیا ہے۔

11۔ کمیٹی نے متنبہ کیا کہ اگر زرعی زمینوں کے تحفظ کے لیے صوبائی حکومت نے بروقت اقدامات نہ کیے گئے تو صوبے کی خوراک کی خود کفالت خطرے میں پڑ سکتی ہے اور ماحولیاتی توازن بگڑ سکتا ہے۔ مجلسِ قائمہ برائے زراعت اس مسئلے کی سنگینی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے خاتمے کے لیے فوری اور جامع اقدامات کیے جائیں، تاکہ خیبر پختونخوا کی ترقی، ماحولیات اور عوامی مفادات کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔ کمیٹی نے صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا کہ زرعی زمینوں پر قائم غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور کالونیوں کے خلاف فوری اور مؤثر قانونی کارروائی عمل میں لائی جائیں تاکہ زرعی زمینوں، ماحولیاتی وسائل اور شہری منصوبہ بندی کو بھی تحفظ فراہم کیا جا سکے۔

CamScanner

12۔ مجلس قائمہ کمیٹی اراکین نے صوبائی حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ صوبائی دارالحکومت پشاور اور صوبے کے دیگر اضلاع میں زرعی زمینوں پر قائم غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے خلاف متعلقہ محکموں کو واضح اور تحریری احکامات جاری کیے جائیں اور زرعی زمینوں کو غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں و آبادیوں سے محفوظ رکھنے کے لیے ضروری اقدامات اُٹھانے کی ہدایات جاری کئے جائیں۔

کمیٹی کے سفارشات:۔

13۔ کافی تفصیلی غور و خوض اور بحث کے بعد کمیٹی نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل سفارشات مرتب کیں:

i. زرعی زمینوں پر قبضہ اور انہیں ہاؤسنگ سکیموں میں تبدیل کرنے کے خلاف سخت قانون سازی کی جائے اور بھاری جرمانے نافذ کیے جائیں۔

ii. زرعی زمینوں پر بننے والی غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کی بروقت شناخت اور روک تھام کے لیے ایک خصوصی ٹاسک فورس تشکیل دی جائے جو مقامی و ضلعی انتظامیہ سمیت متعلقہ محکموں کے ساتھ قریبی تعاون کرے۔

iii. زرعی زمین کے تحفظ کے لیے ڈیجیٹل لیز اور زمین کی رجسٹریشن کے نظام کو فعال بنایا جائے تاکہ غیر قانونی قبضوں اور غیر قانونی رجسٹریشن سے بچا جا سکے۔

iv. عوامی آگاہی مہمات کے ذریعے لوگوں کو زرعی زمینوں پر غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے نقصانات اور صوبے کو غذائی ضروریات میں کمی کے خدشات سے آگاہ کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے پرنٹ میڈیا، سوشل میڈیا اور اخباری اشتہارات کا بھرپور استعمال کیا جائے۔

v. صوبائی حکومت قانونی سازی کے ذریعے محکمہ آبی وسائل (برائے واپڈا) اور وزارت توانائی (پٹرولیم ڈویژن) (برائے گیس) کو پابند بنائے کہ وہ غیر قانونی سوسائٹیوں کو بجلی اور گیس کے کنکشن نہ دیں اور خلاف ورزی کی صورت میں مذکورہ محکموں کے خلاف صوبائی حکومت قانونی کارروائی عمل میں لائے۔

vi. زرعی زمین کے تحفظ کے لئے ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور دیگر تعمیرات کے لئے NOCs جاری کرنے کا اختیار محکمہ زراعت کو دیا جائے۔

CamScanner

14۔ کمیٹی ایوان سے سفارش کرتی ہے کہ پیرا گراف نمبر 13 میں مندرج سفارشات کو منظور کیا جائے۔

(عبدالسلام)

چیئرپرسن

مجلس قائمہ نمبر 05 برائے محکمہ زراعت

CS CamScanner